Regd. No. L. 5254　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

خطبہ نمبر ۲۸

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲/۲ ؍

یوم چہارشنبہ　ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

۱۵ ذیقعد ۱۳۶۹ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۸/۴	۳۰ ظہور ۱۳۲۹ھش	۳۰ اگست ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۰۱

پاکستان اور شام کے درمیان مستقل امن اور دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

کراچی ۲۹ اگست۔ آج یہاں پاکستان اور شام کے درمیان مستقل امن اور دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کے متعلق ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اور شام کی طرف سے وزیر مختار عمر بہاؤالدین الامیری نے دستخط کئے۔ پاکستان نے مستقل امن اور دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کے متعلق یہ تیسرا معاہدہ کیا ہے۔ اس سے قبل ایران اور عراق کے ساتھ اسی قسم کے معاہدے ہو چکے ہیں۔ شام کے وزیر مختار نے معاہدے پر دستخط ہونے کے تھوڑی دیر بعد ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے اردو میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ساری دنیا کے مسلمان اخوت کے جس رشتے سے بندھے ہوئے ہیں یہ معاہدہ اس رشتے کی سرکاری شکل ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ اقتصادی ثقافتی اور دوسرے تعلقات کو بھی اس معاہدے کے تحت اور زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ پاکستان اور افغانستان کے باہمی اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ دنیائے اسلام کا فائدہ اسی میں ہے کہ یہ اختلافات جلد سے جلد ختم ہو جائیں۔ کشمیر کے متعلق انہوں نے فرمایا اس قضیہ میں شام پاکستان کو حق پر سمجھتا ہے اس کے نزدیک کشمیر کا پاکستان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اقوام متحدہ کی وساطت سے اس کا منصفانہ فیصلہ جلد ہو جانا چاہیے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کنری ۲۹ اگست۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تا حال کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا بدستور جاری رکھیں۔

کوریا پہنچنے کے دو گھنٹے بعد برطانوی فوجوں نے میدان جنگ کے اگلے مورچے سنبھال لئے

جنوبی کوریا کی فوجیں گھگئے پر دوبارہ قابض ہو گئیں

پوسان ۲۹ اگست۔ کوریا کی جنوبی بندرگاہ پر آج جو برطانوی فوجیں اتری تھیں انہوں نے پہنچنے کے دو گھنٹے بعد میدان جنگ میں اگلے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ محاذ سے موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ جنوبی کوریا کی فوجوں نے گھگئے پر پھر سے قبضہ کر لیا ہے یہ مقام پوہنگ کی بندرگاہ سے نو میل کے فاصلے پر واقعہ ہے ادھر شمالی کوریا کے دستے لڑتے بھڑتے پوہانگ کے نواح میں داخل ہو گئے ہیں

نئی دہلی ۲۹ اگست۔ پریم ناتھ بجاج نے کہا ہے کہ سراوون ڈکسن یہ تجویز پیش کرنے میں حق بجانب تھے کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کا نظم و نسق غیر جانبدار حکام کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ اغلباً انہیں یہ معلوم ہو گیا تھا کہ شیخ عبداللہ حکومت عوام کی نگاہوں میں گر چکی ہے

کیا ہم سو سال تک زندہ رہ سکتے ہیں

لنڈن ۲۹ اگست۔ ضعیف العمری کے مسائل سے متعلق ایک کانفرنس میں شریک ہونے والے ایک ماہر ڈاکٹر مارٹن گلبرٹ کا خیال ہے کہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہماری عمر سو سال کی نہ ہو ان کے خیال میں فطرت نے انسان کی یہی طبعی عمر مقرر کی تھی۔ ان کی رائے ہے کہ بڑھاپے میں صحت برقرار رکھنے کے لئے جسمانی اور ذہنی محنت کرتے رہنا لازمی ہے بوڑھوں کو چاہیے کہ وہ اپنے لئے نئے مشاغل اور کام تلاش کریں (داستان)

محترم السید عبد الحمید ابراہیم صاحب مصری کراچی میل کے ذریعہ آج واپس تشریف لے جا رہے ہیں

لاہور ۲۹ اگست ہمارے محترم بھائی السید عبد الحمید ابراہیم صاحب مصری جو شروع سال میں دینی علوم کے مطالعہ اور مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے ربوہ تشریف لائے تھے کل مورخہ ۳۰ اگست بروز بدھ لاہور سے بذریعہ کراچی میل واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ کراچی سے آپ غالباً ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء کو بذریعہ طیارہ قاہرہ روانہ ہوں گے انشاء اللہ۔ امید ہے کہ احباب صبح ۸½ بجے لاہور اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں گے۔

کراچی ۲۹ اگست۔ افغانستان کے ۸۰۰ حاجیوں کا ایک جہاز کراچی سے جدہ روانہ ہو گیا۔ روانہ ہونے سے قبل حاجیوں کے ایک ترجمان نے کہا کہ جب تک ہم کراچی میں رہے حکومت نے ہمیں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی جس کے ہم بیحد ممنون رہیں

لاہور میں تجارتی و صنعتی معلومات کی بین الاقوامی انجمن کے برانچ آفس کا قیام

لاہور ۲۹ اگست۔ تجارتی و صنعتی معلومات کی بین الاقوامی انجمن کا ایک برانچ آفس عنقریب لاہور میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اس آفس کے انچارج خواجہ ظہیر اقبال ایم اے ہوں گے۔ اس امر کا انکشاف انجمن مذکور کی پاکستانی شاخ کے ڈائریکٹر مسٹر ایس۔ ایل۔ اے مشاہد نے آج ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ اس انجمن کا مقصد بین الاقوامی تجارت کے ذریعہ ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنا اور اس طرح دنیا میں قیام امن کو ممکن بنانا ہے۔ انجمن کا صدر دفتر لنڈن میں ہے اور قریباً ہر ملک میں اس کی شاخیں قائم ہیں اس کی طرف سے ممبران کو معمولی سی فیس ادا کرنے پر صنعت و تجارت کے متعلق بین الاقوامی اہمیت کی معلومات نیوز بلیٹن کی صورت میں فراہم کی جاتی ہیں۔ (داستاف رپورٹر)

پشاور ۲۹ اگست۔ سرحد اسمبلی کا موسم خزاں کا اجلاس غالباً کیم یا ۲۷ ستمبر سے شروع ہوگا

مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر تمام عارضی سمجھوتے بے فائدہ ہیں

پشاور ۲۹ اگست۔ سراوون ڈکسن کے ناکام ہو جانے کے بعد امب دیر اور سوات کے قبائل نے نمائندہ جرگے منتخب کر کے ہندوستان کی وعدہ خلافی اور ہٹ دھرمی کی شدید مذمت کی ہے نیز قرار دادوں کے ذریعہ انہوں نے اس عزم کا پھر اعادہ کیا ہے کہ وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک کہ باشندگان کشمیر کو اس بات کا موقعہ میسر نہ آ جائیگا کہ وہ اپنے مستقبل کے متعلق پوری آزادی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ ادھر قلات کے وزیر اعظم محمد ظریف نے کہا ہے کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ منصفانہ طریق پر حل نہیں ہو جاتا ہندوستان و پاکستان کے درمیان عارضی سمجھوتہ کا کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

گورنر جنرل فوجی اسکول کا معائنہ کریں گے

کوئٹہ ۲۹ اگست۔ گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین یکم ستمبر کو یہاں کے فوجی تربیتی اسکول کا معائنہ کریں گے اور مارچ پاسٹ میں سلامی لیں گے۔ (داستار)

لاہور ۲۹ اگست۔ گورنر پنجاب کے مشیر شیخ صادق حسن نے ۳۱ اگست کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایکٹ کارخانہ جات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا

لاہور ۲۹ اگست۔ ایکٹ کارخانہ جات اور اس ایکٹ کے تحت قواعد کے مختلف احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں سے ماہ اگست کے دوران میں ملتان میں مبلغ ایک ہزار چار سو دس روپیہ کی کل رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی۔ صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کی عدالت سے چھ مالکان کارخانہ جات کو مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کی پاداش میں پچاس روپیہ سے لے کر آٹھ سو دس روپیہ تک بطور جرمانہ دی گئی۔ سرکار کی طرف سے پراسیکیوٹنگ انسپکٹر آف فیکٹریز پیروکار تھے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی　مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ راگست ۱۹۵۰ء

صالح قیادت قائم کرنے کے دعویدار

گذشتہ سے پیوستہ

(۴) معاصر "قاصد" اپنے نوٹ میں لکھتا ہے:۔

"مولانا شبیر احمد عثمانی کی کتاب "الشہاب" کی ضبطی بتاتی ہے۔ کہ قادیانیت کی سرپرستی اب کون لوگ کر رہے ہیں۔ اسلام سے بیزاری اور قادیانیت کی سرپرستی اس ملک میں۔ جو سو فی صدی اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے؟ پاکستان کے مسلمانوں کو اس صورت پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔" (منہ)

معاصر قاصد نے یہاں تو اپنی صالحانہ اشتعال انگیزی کی حد کر دی ہے۔ ہم پیچھے عرض کر چکے ہیں۔ کہ رسالہ "الشہاب" کا موضوع احمدیوں کو (جو پاکستان کے وفادار شہری ہیں) اسلام سے مرتد قرار دے کر حوالۂ جلاد کر دینا ہے۔ پھر ہم نے یہ بھی عرض کیا ہے۔ کہ جو رسالہ ضبط کیا گیا ہے بے شک وہ کسی وقت مولانا عثمانی ہی نے تحریر فرمایا تھا۔ مگر آپ نے مسلم لیگ کا ضابطہ قبول کر کے خود ہی اپنے عمل سے اسکی تردید کر دی تھی۔ اور آپ نے اسی دوران میں اس رسالہ کی اشاعت نہیں کی۔ اب چند شریر لوگوں نے اس کو دوبارہ شائع کر دیا تھا۔ اور ہم یہ بھی واضح کر چکے ہیں۔ کہ اس سے ان اشرار کی کیا غرض تھی۔

جس شخص نے قرار داد مقاصد کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس تقریر کو پڑھا ہے۔ جو پاکستان کے وزیر اعظم جناب خان لیاقت علی خاں صاحب نے قرار داد مقاصد کو پیش کرتے ہوئے پاکستان اسمبلی میں فرمائی تھی۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ایک ایسا رسالہ جس میں عقایدی اختلاف کی بنا پر پاکستان کے شہریوں کے ایک طبقہ کو اسلام سے مرتد قرار دے کر قتل کر دیئے جانے کی تلقین ہو۔ اور پھر ایسے رسالہ کو عوام میں پھیلا کر اس طبقے کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں بھی کی جائیں۔ تو کیا ایک حکومت کا جو ملک کے ہر شہری کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ وار ہے۔ یہ فرض نہیں تھا۔ کہ وہ اس خونریزی کو روکتی۔ جو ایک بڑے نام کی پناہ لے کر ملک میں کی جا رہی تھی؟ اب جبکہ حکومت نے اپنے فرض کو ادا کیا ہے۔ تو معاصر "قاصد" اپنی صالحیت سمیت مسلمانوں کو مولانا عثمانی کے وقار علمی اور اسلام کے دفاع کا واسطہ دے کر بھڑکانے کے لئے آگے آتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ جس جماعت کا یہ ترجمان ہے۔ اس نے مسلمانوں کی آزادی کی جنگ میں اس کو غیر اسلامی قرار دے کر مسلمانوں سے وقت پڑے پر پرلے درجہ کی طوطا چشمی برتی تھی۔ اور اس طرح دشمنانِ اسلام کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی۔ اب مسلمانوں کو یہ کہہ کر بھڑکانا چاہتا ہے۔ کہ اس پاکستان میں جو سو فی صدی اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ رسالہ "الشہاب" ضبط کر کے قادیانیت کی سرپرستی کی جا رہی ہے۔

اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہ مسلمانوں سے کہہ رہا ہے۔ کہ جس حکومت کو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اس رسالہ پر عمل کر کے قادیانیوں کو مرتد قرار دے کر سنگسار کراتی۔ اے مسلمانو! یہ کتنا غضب ہوا ہے۔ کہ اس حکومت نے ایک ایسے رسالہ کو ضبط کر دیا ہے۔ جس میں کہ ایک عالم اسلام نے اسلام سے ثابت کیا ہے۔ کہ قادیانی مرتد ہیں۔ اور ان کو سنگسار یا قتل کرنا عین اسلام ہے۔ اور چونکہ حکومت نے ایسے مفید اسلام رسالہ کو ضبط کر دیا ہے۔ اس لئے وہ قادیانیت کی سرپرستی کر رہی ہے۔ ایسی حکومت برقرار رہنے دینا مسلمانوں کی سخت بے غیرتی ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ موجودہ قیادت کو جو اس طرح قادیانیت کی سرپرستی کر رہی ہے۔ الٹ دیں اور پاکستان کی زمام حکومت ہم صالحین کو تفویض کر دیں۔ ہم سب سے پہلے یہ کام کریں گے۔ کہ مولانا عثمانی کے رسالہ "الشہاب" کے حرف حرف کو جامۂ عمل پہنائیں گے۔ اسی طرح قصرِ قادیانیت کی اینٹ سے اینٹ بجا کر پھر ہم شیعانِ علیؓ کی خبر لیں گے۔ جو خلافت میں انتخاب کے قائل نہیں۔ اور حضرت علی رضؓ کو بلا فصل خلیفہ مانتے ہیں۔ اس کے بعد وہابیوں۔ بریلویوں۔ دیوبندیوں۔ حنفیوں۔ مالکیوں وغیرہم سے اسلام کو پاک کریں گے۔ تا آنکہ یہاں صرف ان الحکم الا للّٰہ کی حکومت رہ جائیگی۔ یعنی ہر طرف اللّٰہ اللّٰہ ہی ہو جائے گا۔ اور یہ سب کچھ ہم فی سبیل اللّٰہ کریں گے۔ ان الحکم الا للّٰہ کی یہی تاثیر ہے۔ کہ نہ علی رضؓ کو مانیں اور نہ معاویہ رضؓ کو اور چونکہ ہماری خونریزیاں مقدس و متبرک خونریزیاں ہوں گی۔ دنیا کی اقوام جو امریکہ اور روس کی ملحدانہ خونریزیوں سے تنگ آ چکی ہیں۔ ان مقدس و متبرک خونریزیوں کے قصیدے گاتی ہوئی ہماری تلواروں کے سایوں میں پناہ لینے کے لئے دوڑیں گی۔

معاصر "قاصد" کہتا ہے۔ کہ "اے پاکستان کے مسلمانو اس صورت حال پر سنجیدگی سے غور کرو۔ کہ ایسا رسالہ جس سے تمام دنیا پر اسلام کی شان ظاہر ہوتی تھی۔ اور جس کو مولانا عثمانی نے خود ناشناسی اور خود ناقدری سے مسلم لیگ کے کھیسے اصول قبول کر کے مسدود الاشاعت (out of print) کر دیا تھا۔ ہم نے اسے مولانا عثمانی کی وفات کے بعد کہ کہیں وہ اسکی اشاعت پر معترض نہ ہوں۔ چوری کر کے اپنا دین و ایمان قربان کر کے محض اس پاکستان میں صالحانہ نظام قائم کرنے کے لئے جو سو فیصدی اب صرف ہمارے اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ خواہ ہمارے اسلام کے رو سے اس کا قیام ناجائز ہی ہے۔ شائع کیا۔ تو یہ کتنا ظلم ہے۔ کہ موجودہ قیادت نے اس کو نقص امن کا موجب قرار دے کر ضبط کر دیا ہے۔ یہ کتنا ظلم ہے کہ مغربی تہذیب کی تو حرص و ہوا کے لئے ایٹم بم تک گرانے کی اجازت ہے اور اسلام میں فی سبیل اللّٰہ بھی ہمیں احمدیوں کو سنگسار کرنے کی اجازت نہ ہو۔ حالانکہ کہیں صدیوں کے بعد پاکستان کو سو فی صدی اسلام کے لئے حاصل کر کے ہمیں ایسے مقدس کام کا جو ساری دنیا میں اسلام کی شان بلند کرنے والا ہے۔ عظیم الشان موقع ہاتھ آیا تھا۔ اے مسلمانو! تمہاری غیرت کیوں جوش میں نہیں آتی۔ ایسے مرتد جن کو انگریزوں کے خوف نے ہمارے ہاتھ سے پچاسی ساٹھ سال تک بچائے رکھا۔ اب ہمارا راج آتا ہے۔ اور ہم ارادہ ہی کر رہے تھے۔ کہ انہیں سنگسار کر کے ہم دنیا میں اسلام کا پرچم بلند کریں گے۔ کہ حکومت وقت نے ہمارا یہ کاری ہتھیار ہی ہمارے ہاتھ سے چھین لیا ہے۔ اور ہمیں نہتا کر کے رکھ دیا ہے۔ رسالہ "الشہاب" کے ضبط ہونے کے بعد ہمارے پاس قادیانیوں کو مرتد قرار دلا کر سنگسار کرنے کا اب عذر ہی کیا رہ گیا ہے۔ ویسے تو قرآن کریم سے ہم ایک حرف نکال کر نہیں دکھا سکتے۔ کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور نہ احادیث سے ہی یہ سزا ثابت ہو سکتی ہے۔ بلکہ بڑے بڑے ائمہ کے اقوال تو صریحاً اسکی تردید کر رہے ہیں۔ پھر سوچیئے ایسی صورت میں رسالہ "الشہاب" کی کتنی ضرورت تھی؟ اب ہم کس کا نام لیکر عوام کو قادیانیوں کے خلاف اشتعال دلائیں گے اور جب زمام حکومت ہمارے ہاتھ آئی۔ تو احمدیوں کو قتل یا سنگسار کرائیں گے۔ تو عوام اور دنیا کی کس طرح تسلی کر سکیں گے۔ اگر یہ رسالہ ضبط نہ ہوتا۔ تو ہم دنیا کو دکھا سکتے تھے۔ کہ دیکھو اس رسالہ میں کیا لکھا ہے۔ اس کے بعد دنیا کا کیا حق باقی رہ جاتا۔ کہ ہم پر یا اسلام پر اعتراض کرتی۔

یہ ہے "قاصد" والے مولویوں کی صالحیت کا آٹھواں ثبوت۔

(۹) معاصر "قاصد" اسی نوٹ میں لکھتا ہے کہ "قادیانی امت انگریزی سلطنت کی خود کاشتہ تھی۔ ان کی نبوت کا سارا کاروبار انگریزوں کے اشاروں پر چلتا تھا۔ اور انگریز ان کا بڑا مربی اور سرپرست تھا۔ اور قادیانی انگریز کے بڑے چہیتے اور وفادار تھے۔ لیکن اس کے باوجود انگریز کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ مولانا شبیر احمدؒ (اللہ تعالےٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے) کی کتاب "الشہاب" کو ضبط کرتے۔"

قارئین کرام غور فرمایئے اس کو کہتے ہیں صالحانہ صنعت تضاد۔ ابھی ابھی تو معاصر احمدیوں اور انگریزوں کے دوستانہ اور مربیانہ اور جانے کیا کیا تعلقات کا کوہ ہمالہ بنا رہا تھا۔ اور ابھی ابھی مولانا شبیر احمدؒ کے اثر و رسوخ کی ان پر اتنی فوقیت جتا رہا ہے۔ کہ انگریزوں کو ان کا رسالہ ضبط کرنے کی جرأت ہی نہ ہو سکی۔ اگر قادیانیوں کے ساتھ انگریزوں کے اتنے گہرے تعلقات تھے۔ کہ انہی کے اشاروں پر نبوت کا کاروبار چل رہا تھا۔ تو جن انگریزوں کو مسٹر گاندھی جیسوں کو قید کرنے سے کوئی چیز مانع نہ ہوئی۔ انہیں مولوی شبیر احمدؒ صاحب کا ایک ذرا سا رسالہ ضبط کرنے میں کیا چیز مانع تھی۔ آخر کوئی صالحانہ منطق بھی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالےٰ کا تقویٰ جب انسان کے دل سے نکل جاتا ہے۔ تو کوئی منطق کچھ کر سکتی ہے۔ اور نہ عدل و انصاف۔

حج کے لئے روانگی

میری بیوی آمنہ بیگم آج بذریعہ پاکستان میل ارادہ حج سے روانہ ہوئی ہیں۔ اور وہ حاجی کیمپ کراچی میں قیام کریں گی۔ اور وہ جل درگا جہاز میں سفر کریں گی۔ یہ جہاز ۶/۹ کو کراچی سے روانہ ہوگا۔ لہٰذا اگر کوئی اور احمدی دوست اور بہن اس جہاز میں جا رہی ہوں تو ان کو ملیں۔ تاکہ سفر میں ایک دوسرے کے غمگسار ہو سکیں۔

خاکسار محمد حسین مالک ایم۔ موسیٰ اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور

دعائے مغفرت

سنت نگر لاہور کے ایک مخلص دوست میاں حسن محمد صاحب ابن میاں غریب الدین صاحب مرحوم آف لائل پور ایک عرصہ بعارضہ تپدق بیمار رہ کر مورخہ ۲۵ راگست بروز جمعہ وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کا (جن کے گذارہ کی بظاہر کوئی صورت نہیں) آپ حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خورشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

خطبہ جمعہ

ہالینڈ اور واشنگٹن میں مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک

اس بات کا خیال جانے دو کہ تم پر کتنے بوجھ ہیں بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں

اس مختصر زندگی میں اگر تم کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو تو تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہالینڈ اور واشنگٹن میں مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ تمام جماعت ہائے احمدیہ۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کے علاوہ فرداً فرداً بہت سے احباب کو جن کے پتے دفتر میں موجود ہیں بھجوایا جا چکا ہے۔ مگر اس وقت تک موصول شدہ وعدوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ہالینڈ مسجد کا چندہ حضرت اقدس نے احمدی مستورات کے ذمہ لگایا ہے۔ جس کے لئے انہوں نے ۶۰ ہزار روپے جمع کرنے ہیں۔ اس میں سے احمدی بہنوں کے ۳۱ ہزار سے کچھ زائد کے وعدے دفتر میں موصول ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ½ ۲۲ ہزار روپے کی نقد وصولی ہے۔ امید ہے اگر ہماری بہنوں نے اس جذبے کے ساتھ اپنی کوشش کو جاری رکھا تو وہ نہ صرف اپنے ذمہ لگائی گئی رقم کو جلد پورا فرما دیں گی بلکہ اس سے زائد رقم جمع کر سکیں گی۔

مگر اس کے بالمقابل احمدی بھائیوں کے وعدوں کی تعداد نہایت تھوڑی ہے احمدی بھائیوں نے امریکہ مسجد کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم جمع کرنی ہے۔ جس میں سے صرف ۳۰ ہزار روپے کے وعدے اس وقت تک آئے ہیں۔ حالانکہ عورتوں کی نسبت مردوں کے ذمہ زیادہ رقم لگائی گئی ہے۔ اس طرف ہر جماعت کے پریذیڈنٹ یا سیکرٹری۔ ہر مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد یا زعیم کو فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ جملہ عہدہ داران اس بارے میں کوشش فرما کر اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس مبارک تحریک میں شامل فرما کر پوری کوشش فرمائیں گے۔ اور اپنے ذمہ لگائی گئی رقم کو جلد سے جلد اپنے امام کے حضور پیش کر دیں گے۔ خاکسار۔ عبد الرشید قریشی وکیل المال ثانی تحریک جدید

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اصل میں تو عمر کا تقاضا ہوتا ہے کہ انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک بیماری جاتی ہے تو دوسری آجاتی ہے۔ بظاہر وہ بیماریاں الگ الگ قسم کی نظر آتی ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کی وجہ ایک ہی ہوتی ہے یعنی عمر کا تقاضا۔ پچھلے دو تین دنوں سے مجھے شدید امتلا کی تکلیف ہے۔ جیسے تخمہ یا ہیضہ میں ہوتی ہے۔ ابھی پوری طرح افاقہ نہیں ہوا۔ اب بھی بعض دفعہ اس کا دورہ ہو جاتا ہے۔

میں آج نہایت ہی اختصار کے ساتھ جماعتوں کو ان چندوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کا اعلان کچھ عرصہ سے وکالت مال کی طرف سے اخبار میں ہو رہا ہے۔ یعنی

مسجد ہالینڈ اور مسجد واشنگٹن

کے لئے چندہ کی تحریک۔ دنیا میں ہر زمانہ میں کچھ آبادی کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اور کچھ تہذیب کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ مذہب کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں چند اقوام کو دنیا میں خصوصیت حاصل ہے۔ ایک تو اس وقت ہندوستان کو فوقیت اور اہمیت حاصل ہے۔ یعنی وہ ہندوستان جس میں پاکستان اور بھارت دونوں شامل ہیں۔ بھارت میں احمدیت کا وہ مستقل مرکز موجود ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے موجودہ دور میں مرکزی مقام قرار فرمایا ہے اور پاکستان میں اس وقت وہ فعال مرکز ہے۔ جس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو رہی ہے۔ پس مذہبی مرکز کے لحاظ سے تو ہندوستان یا وہ ملک جو پاکستان اور بھارت کا مجموعہ ہے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ پھر دوسرے نقطۂ نگاہ سے یعنی اصلیت کے لحاظ سے عرب ممالک نہایت ہی اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اسلام انہی سے نکلا۔ اور انہی سے باہر پھیلا۔ اور وہ مقامات جن کے ساتھ انسانی عبادات وابستہ ہیں وہیں واقع ہیں۔ لیکن اس وقت وہ فعّال مرکز نہیں۔

اسلام کی اشاعت اور تنظیم

کی طرف انہیں کوئی توجہ نہیں۔ غرض اصلیت کے لحاظ سے عرب ممالک دُنیا

کی گنجائش ان میں موجود نہیں۔ پھر انڈونیشیا کا ہالینڈ سے حسن ہے اور چونکہ وہ چھوٹا سا ملک ہے۔ انڈونیشیا کے اس کے ساتھ ملنے کی وجہ سے مسلمانوں کی آبادی ڈچ ایمپائر میں بڑھ جاتی ہے۔ اور اس وجہ سے ایک یورپین ایمپائر میں مسلمانوں کا حصہ زیادہ ہو کر مسلمانوں کا سیاسی نفوذ بڑھ جاتا ہے۔

چوتھی اہمیت

امریکہ

کو حاصل ہے جو اسے تہذیب اور کمال کے لحاظ سے حاصل ہے۔ امریکہ کی تنظیم دولت و تجارت، صنعت و حرفت، حکومت اور تہذیب کے لحاظ سے سارے ملکوں میں نمبر اول پر ہے۔

> "سچے مومن کو اپنی جان، مال، اپنی عزّت، اپنی آبرو، اپنے احساسات غرض ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ان قربانیوں کے بغیر اپنی کامیابی کی امید رکھتے ہیں۔ تو یہ امید بالکل غلط ہے۔ قربانی ہی ہے۔ جو قوموں کو کامیاب کرتی ہے۔ اور قربانی ہی ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔"
>
> (ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

پر فوقیت رکھتے ہیں۔ خواہ وہاں تبلیغ کا کام نہ ہو رہا ہو۔ تیسرا مرکز اس وقت جنوب مشرقی ایشیا ہے جو آبادی کے لحاظ سے بہت بڑی فوقیت اور عظمت رکھتا ہے۔ انڈوچائنا ملایا، سیام، انڈونیشیا، اور فلپائن ان کو اگر ملا لیا جائے۔ تو آبادی کے لحاظ سے یہ علاقہ دنیا کا تیسرا حصہ ہے۔ لیکن رقبہ کے لحاظ سے دنیا کا تیسرا حصہ تو کجا چھٹا حصہ بھی نہیں۔ ان ممالک سے جو اسلام سے تعلق رکھنے والا علاقہ ہے وہ انڈونیشیا کا ہے۔ انڈونیشیا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

پانچویں خصوصیت دنیا کے ملکوں میں سے افریقن قبائل کو حاصل ہے خصوصاً وسطی قبائل کو۔ شمالی حصہ پہلے سے مسلمان ہے۔ اور جنوبی حصہ پر بعض مغربی قومیں قابض ہیں۔ لیکن وسطی حصہ ابھی تک مقامی لوگوں کے ماتحت ہے۔ اور اس میں اب بیداری کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی وقت چوٹی کے ملکوں میں شامل ہو جائیگا۔ یہ پانچ ایسے ملک ہیں جو دوسرے ممالک پر اہمیت اور خصوصیت رکھتے ہیں

کہ اسلام اگر مشرقی ایشیا میں ترقی کر سکتا ہے۔ تو صرف یہی ملک اس کا مرکز ہو سکتا ہے۔ چین میں بھی مسلمان ہیں لیکن اتنی آبادی نہیں جتنی انڈونیشیا کی ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اقلیت کی حالت میں ہیں اور اپنے وجود کو غیر مسلموں سے منوا نہیں سکتے۔ انڈونیشیا کو یہ فوقیت بھی حاصل ہے کہ یہ ملک ایشیائیوں کے ماتحت بھی ہے۔ اور اس میں آبادی بڑھنے کے سامان بھی موجود ہیں۔ بورنیو کا جزیرہ ہندوستان کے نصف سے بڑا ہے۔ لیکن اس کی آبادی صرف ۲۵۔۳۰ لاکھ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ مسلمانوں کا ایک حصہ ایسے ملک پر قابض ہے۔ کہ وہاں دس پندرہ کروڑ کی آبادی بڑھائی جا سکتی ہے۔ یہ فوقیت اور کسی ملک کو حاصل نہیں۔ باقی ملک گنجان طور پر آباد ہیں۔ اور ترقی

ان میں سے چار ملک ایسے ہیں۔ جن میں نمایاں طور پر احمدیت کو خصوصیت حاصل ہے۔ مثلاً پاکستان اور ہندوستان میں جن کو آجکل ایشیا میں سیاسی برتری حاصل ہے۔ یہاں

احمدیت کے مراکز

واقع ہیں۔ انڈونیشیا ابتدائی ممالک میں سے ہے جہاں احمدیت پہلے پھیل رہی ہے۔ افریقہ میں اگر کوئی اسلامی جماعت کام کر رہی ہے یا کسی اسلامی جماعت کو نفوذ اور اثر حاصل ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہے اور امریکہ میں بھی ہماری جماعت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کو احمدیت میں صرف داخل ہونیکی توفیق ہی نہیں ملی۔ بلکہ انہیں قربانی کرنے کی بھی توفیق ملی ہے۔ یوں تو اتنے بڑے ملک میں چار پانچسو لوگوں کا احمدی ہو جانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن جنس دیکھی جاتی ہے۔ تعداد کی کمی اور زیادتی کو نہیں دیکھا جاتا۔ ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ کتنے لوگوں نے احمدیت قبول کی

بلکہ یہ دیکھا ہے کہ وہ کتنی قربانی کر [illegible] مثلاً بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ مسٹر رشید احمد یہاں ہیں اور سینٹ لوئیس سے بھی مجھے خط آیا ہے کہ ایک نوجوان یہاں آنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اسی طرح سفید لوگوں میں سے بھی ایک عورت نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں آنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ہمارے نزدیک تو سفید اور سیاہ سب برابر ہیں۔ لیکن امریکہ میں اُن میں ایک حد تک امتیاز اب تک برتا جاتا ہے۔ میں نے اس عورت کو فی الحال یہاں آنے سے روک دیا ہے۔ یہ چار ملک ہو گئے۔

عربی ممالک میں بیشک ہمیں اس قسم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی ان ممالک میں حاصل ہے۔ لیکن پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ فلسطین کے عین مرکز میں اگر مسلمان رہتے ہیں تو وہ صرف احمدی ہیں۔ بعض ہندوستانی اخبارات جنکو دشمنی کی وجہ سے ہمارا ہر کام قابل اعتراض نظر آیا ہے لکھتے ہیں کہ اگر انہیں فلسطین سے یہودیوں نے نہیں نکالا تو ضرور یہ یہود سے ملے ہوئے ہیں۔ جیسے جب ہم قادیان میں جم کر مقابلہ کر رہے تھے تو سب لوگ ہماری تعریفیں کرتے تھے لیکن اب کہتے ہیں کہ چونکہ احمدی ابھی تک قادیان میں بیٹھے ہیں انہیں ہندوستان سے ضرور کوئی تعلق ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ

دو۲ لاکھ کے قریب عرب

ابھی مقبوضہ فلسطین میں ہیں۔ مگر جو فوقیت ہمیں حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ہم عین مرکز میں موجود ہیں۔ جیسے بھارت میں ابھی چار کروڑ مسلمان پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں جو فوقیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ہم اس مرکز میں موجود ہیں۔ جہاں دوسرے مسلمان نہیں پائے جاتے۔ دوسرے شام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہاموں سے پتہ چلتا ہے کہ احمدیت کے دَور میں وہ خصوصیت حاصل کریگا۔ ان سب ممالک میں ہم نے احمدیت کا دائرہ وسیع اور منظم کرنا ہے۔ ان میں سے افریقہ میں جماعت سب سے زیادہ ہے اور ایسٹ افریقہ اور ویسٹ افریقہ دونوں کو ملا کر ایک لاکھ کے قریب جماعت ہو جاتی ہے اور پھر ان میں سرعت کے ساتھ احمدیت بڑھ رہی ہے اور درجن کے قریب ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ بلکہ اگر مقامی مبلغوں اور معلموں کو ملا لیا جائے۔ تو وہاں ۵۰-۶۰ سے زائد مبلغ کام کر رہے ہیں۔ امریکہ میں اس وقت چار مبلغ کام کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک امریکہ کے مرکز میں مسجد نہیں بنی تھی۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ واشنگٹن جو

امریکہ کا دار الحکومت ہے

وہاں مسجد بنائی جائے۔ بلکہ ایک مکان سوا لاکھ روپیہ کو خرید لیا گیا ہے۔ اس کے لئے دو ماہ سے جماعت میں چندہ کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ میری طرف سے تحریک نہیں ہوئی۔ حالانکہ جو الٰہی سلسلے ہوتے ہیں اُن میں افراد کو نہیں دیکھا جاتا۔ کام کو دیکھا جاتا ہے۔ جب مرکز کی طرف سے کوئی تحریک ہو تو خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹے کارکن کی طرف سے ہی ہو مرکزی ہی سمجھی جائے گی۔ اور اُسے وہی اہمیت حاصل ہو گی جو کسی مرکزی تحریک کو حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ سارے کام ایک ہی آدمی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ساری دنیا کو ایک آدمی سے عقیدت ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر ہر ایک کام خلیفہ ہی کرے تو وہ

اسلام کی طاقت

کا موجب نہیں ہو گا۔ بلکہ اسلام کی کمزوری کا موجب ہو گا۔ اور یہ چیز شرعاً ناجائز ہے یہ تحریک کسی فرد کی طرف سے نہیں کی گئی۔ جماعت کی طرف سے کی گئی تھی۔ اور چاہیئے تھا کہ دوست یہ نہ دیکھتے کہ یہ تحریک میں نے کی ہے۔ کسی ناظر، وکیل نائب وکیل یا کسی اور نے کی ہے بلکہ وہ اس کی اہمیت کو دیکھتے اور اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں حصہ لیتے۔

امریکہ وہ ملک ہے جو کھربوں میں کھیل رہا ہے۔ اس کے لئے جو جگہ خریدی گئی ہے وہ سوا لاکھ روپیہ کی ہے۔ اور پچیس ہزار ابھی اور اس پر خرچ ہو گا در حقیقت یہ عمارت بھی وہاں کی عظمت کے لحاظ سے چھوٹی ہے۔ اُن پر اثر ڈالنے کے لئے تو بیس ۲۰ پچیس ۲۵ لاکھ روپیہ کی عمارت چاہیئے تھی۔ لیکن موجودہ حالات میں صرف ڈیڑھ لاکھ پر ہی کفایت کی گئی ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بتایا ہے کہ ماہرین نے مشورہ دیا ہے کہ اگر یہ عمارت دو لاکھ روپیہ کی بھی مل جائے تو اسے سستی سمجھنا چاہیئے۔ لیکن ہمیں وہ ایک لاکھ بیس ۲۰ ہزار روپیہ میں مل گئی ہے۔ اور اس پر فرنش کرنے اور قانونی طور پر بعض اصلاحیں مہیا کرنے پر پندرہ بیس ۲۰ ہزار اور خرچ ہو چکا ہے اور کل خرچ ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہو گا۔ واشنگٹن ایک اہم مقام ہے۔ جہاں یہ مکان احمدیت کی ترقی اور اس کی اشاعت میں مفید ہو سکتا ہے۔ چونکہ امریکہ کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے، اگر اس میں احمدیت پھیل جائے تو اس مکان کے ذریعہ سے دوسرے ممالک پر بھی احمدیت کا اثر پڑے گا۔ اور امریکہ کے احمدیوں کے ذریعہ سے دوسرے ممالک میں احمدیت کو نفوذ اور اثر حاصل ہو گا۔

دوسری تحریک

مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی ہے۔ کہتے ہیں عورتوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا۔ لیکن شاید ان کا دل بڑا ہوتا ہے مردوں نے ڈیڑھ لاکھ اکٹھا کرنا ہے اور اس وقت تک صرف پونے بارہ ہزار کے وعدے ہوئے ہیں اور عورتوں نے ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرنا ہے مگر اس وقت تک اُن کے [illegible] سترہ ہزار کے وعدے ہیں۔ گویا عورتوں کے وعدے مردوں سے ڈیڑھ گنا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اسلام پر اس وقت جو نازک دَور آیا ہے وہ ایسا نہیں کہ مرد اور عورت کی قربانی کے بغیر اس میں سے گذر جائے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہر مرد اور عورت یہ سمجھ لے کہ اب اس کی زندگی اپنی نہیں۔ بلکہ اس کی زندگی کی ایک ایک گھڑی اسلام کیلئے وقف ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے پاس جو چندہ کی رپورٹیں آتی ہیں اُن میں سے وہ جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں

عورتوں کا چندہ مردوں سے زیادہ

ہوتا ہے۔ بہرحال ہالینڈ کو بھی یہ فوقیت حاصل ہے کہ انڈونیشیا آزاد ہوگیا ہے۔ پس اب دونوں ملکوں کی آپس میں دوستی کے تعلقات بڑھتے جائیں گے۔ اور ڈچ کامن ویلتھ میں انڈونیشیا کے شامل ہونے کی وجہ سے چونکہ مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہوگی۔ اسلئے ڈچ مسلمانوں کی طرف مائل ہوں گے اور ممکن ہے کہ ہالینڈ اسلام کا مرکز بن جائے اس لئے وہاں کی مسجد بھی ایک اہم مسجد ہے۔ پس میں اس خطبہ کے ذریعہ دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کا خیال جانے دیں کہ اُن پر کتنے بوجھ ہیں۔ وہ

ہمیشہ بوجھ کے نیچے

رہیں گے۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں رہا جس پر کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ جس انسان پر کوئی بوجھ نہیں ہے تا وہ خود بوجھ بنا لیا کرتا ہے۔ مثلاً امیر لوگ ہیں وہ یہی بوجھ بنا لیتے ہیں کہ کہیں ڈاکہ نہ پڑ جائے اور وہ لٹ نہ جائیں۔ پس بوجھ سے مت ڈرو بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔ تم اپنی اِس مختصر زندگی میں اور پھر اس سے بھی زیادہ مختصر دولت اور اقتصاد میں اگر کوئی عظیم الشّان کام کر جاتے ہو، تو تمہاری زندگی ناکام زندگی نہیں ہوتی۔ بلکہ تمہاری زندگی کامیاب زندگی کامیاب زندگی ہوتی ہے۔ جس پر بڑے بڑے لوگ جن کو بظاہر دولت اور اقتصاد حاصل ہوتا ہے۔ حسد کرتے ہیں یا رشک کرتے ہیں یا نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہالینڈ کے طول و عرض میں مسجد ہیگ (ہالینڈ) چرچا

ملک کے ساٹھ اخباروں میں مسجد ہیگ اور احمدیت کا ذکر

(از دفتر وکالۃ تبشیر ربوہ)

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ نے بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ مسجد ہیگ کی خبر ہالینڈ کے قریباً ساٹھ اخباروں نے شائع کی ہے۔ جن میں ہالینڈ کے چوٹی کے اخباروں سے لے کر چھوٹے چھوٹے اخبارات تک نے حصہ لیا ہے۔ انہوں نے دفتر کو ایک اخبار کا تراشہ ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ کا ایک فوٹو بھی شائع ہوا ہے۔ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ہم اس کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں:۔

بزادوئن ہاؤٹ محلہ میں مسلم مشن کی طرف سے مسجد کی تعمیر

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مضمون نگار لکھتے ہیں کہ چند سالوں کے اندر اندر ہالینڈ میں دو مسجدیں ہو جائیں گی۔ پہلی مسجد ہیگ میں Oostduinlaan (سڑک) پر B.P.M بلڈنگ کے مدمقابل تعمیر ہوگی (یہ ایک کمپنی کی بلڈنگ ہے اور ہالینڈ میں بہت مشہور ہے) یہ جگہ اب تک فارغ پڑی رہی تھی اس جگہ کے ارد گرد بہت دیر سے مکان بن چکے ہوئے ہیں۔ شاید خدا تعالیٰ نے اسجگہ کو اس لئے خالی رہنے دیا ہوگا کہ اس جگہ مسجد تعمیر ہو گی) دوسری مسجد ایمسٹرڈم میں (Tolhaplein) چوک کے پاس تعمیر کی جائے گی۔ اس طرح مسلم مشن ہمارے ملک میں اپنی دو عمارتوں کا مالک ہو جائیگا جو کہ نبی اکرم ص کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے نقطۂ مرکزی کی حیثیت اختیار کریں گی"۔

اس قسم کی خبریں احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے ذریعہ نشر ہوتی ہیں۔ مسجد ہیگ کی تعمیر میں اب جماعت احمدیہ کے امام کی اجازت کی انتظار ہے۔ ان کی خدمت میں مسٹر لیول سے ایک نقشہ تیار کروا کر بھیجا گیا ہے اس نقشہ کے پاس ہونے پر کام شروع ہو جائے گا مسجد کے لئے زمین کسی پرائیویٹ مالک سے ۲۸ ہزار گلڈرز میں خریدی گئی ہے۔ جس کا رقبہ ۸۰۰ مربع میٹر ہے۔ تعمیر پر قریباً ایک لاکھ گلڈرز خرچ ہوگا۔ تب جا کر ایک سفید مسجد بلند ہو سکے گی۔ جس میں دو سو کے قریب مومنین اپنی عبادت گذار سکا کریں گے۔ اسی طرح ایک ہال بھی تعمیر ہوگا اور وہ بھی اتنا وسیع ہوگا کہ اس میں دو صد افراد بیٹھ سکیں۔ اس کی تعمیر کے ایک سال بعد امید کی جاتی ہے کہ ایمسٹرڈم میں بھی مسجد کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

جماعت احمدیہ اس وقت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر قیادت کام کر رہی ہے آپ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت احمد (علیہ السلام) کے سب سے بڑے فرزند ہیں۔ حضرت احمد نے ۱۸۸۹ء میں بمقام قادیان مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے آپ کی عین حیات میں جماعت نے کافی ترقی کی اور اب آپ کے فرزند ارجمند کی قیادت میں اور بھی بڑھ چڑھ کر ترقی کی۔ ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ افریقہ ایشیا اور انڈونیشیا میں اس جماعت کے بہت سے افراد پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے مشن۔ اٹلی۔ ارجنٹائن۔ لنڈن۔ واشنگٹن پیرس زیورچ۔ میڈرڈ۔ ہیمبرگ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

حافظ صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہالینڈ جیسے ملک میں ان کا کام کوئی آسان نہیں ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں چونکہ ہمارا پیغام جو ہم لے کر آئے ہیں وہ محبت۔ صلح و آشتی کا پیغام ہے کیونکہ اسلام کا مطلب ہی یہ ہے کہ خدا اور انسانوں کے ساتھ صلح۔ اس لئے ہم کامیابی کی امید کرتے ہیں۔

جماعت کی تعداد ہمارے ملک میں ابھی تک بہت ہی تھوڑی ہے۔ لیکن یہاں ایک اور تحریک بھی ہے۔ جس میں بہت سے انڈونیشین شامل ہیں۔ اس سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر محمد رودم صاحب ہائی کمشنر فار انڈونیشیا کے مکان پر بمقام واسنار اپنے اجتماعات کرتے ہیں اور اسی جگہ انہوں نے عید کی نماز بھی ادا کی تھی۔ ہیگ۔ ایمسٹرڈم۔ اوترخت وغیرہ میں لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور بہت سے لوگ ان کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں مگر ابھی تک ڈیڑھ درجن کے قریب لوگوں نے بیعت کی ہے ہالینڈ سے ایک ماہانہ دو ورقہ پرچہ نکالا جاتا ہے۔ جو ممبران جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے میں مدد دیتا ہے جماعت احمدیہ کی مستورات ہیگ کی مسجد کے لئے اور مردامریکہ کی مسجد کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں

دعائے مغفرت

اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد یوسف صاحب ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ کل بروز اتوار میو ہسپتال لاہور میں بوجہ اپریشن فوت ہوگئیں ہیں۔ مرحومہ کی نعش بذریعہ ٹرک مالوکے بھگت پہنچا دی گئی ہے جہاں وہ امانتاً دفن کی گئی ہیں۔ مرحومہ خادم سلسلہ تھیں اور موصیہ تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمانے کی دعا کریں

(خاکسار عبدالرحمٰن شمیم سیالکوٹی انارکلی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوست فوراً الاٹمنٹ حاصل کرلیں

جیسا کہ احباب کی اطلاع کے لئے بار بار اعلان کیا جا چکا ہے ربوہ دار الہجرت میں دو محلہ جات یعنی محلہ الف و محلہ ص میں الاٹمنٹ شروع ہے۔ اس کے علاوہ اب محلہ ب میں بھی الاٹمنٹ شروع کردی گئی ہے۔ محلہ الف چنیوٹ سے ربوہ کو آتے ہوئے سڑک کے دائیں طرف واقع ہے۔ اور آب و ہوا اور دریا کے قرب کے لحاظ سے نہایت عمدہ جگہ ہے۔ اس وقت تک متعدد دوست اس محلہ میں نشانات حاصل کرچکے ہیں۔ اور ایک مکان تعمیر بھی ہوچکا ہے۔ باقی احباب مکانات کی تعمیر کی تیاری کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ محلہ انشاء اللہ جلد ہی آباد ہوجائے گا۔ محلہ ب ریلوے لائن اور پکی سڑک کے درمیان محلہ الف کے مغرب میں ہائی سکول اور کالج کے بالکل قریب واقع ہے۔ ۱مرلے اور ایک کنال کے خریدار احباب کو چاہیئے کہ وہ ان ہر دو محلوں میں خود تشریف لاکر یا کسی مختار کے ذریعے الاٹمنٹ کروالیں۔ ورنہ بعد میں موزوں قطعہ نہ ملنے کا شکوہ بیجا ہوگا

اسی طرح محلہ ص میں بھی جو ربوہ سے سرگودھا جانے والی سڑک کے بائیں طرف مسجد مبارک اور قصر خلافت کے قریب ہی جانب مغرب واقع ہے الاٹمنٹ شروع ہے۔ اس میں دو اور چار کنال سے کم کے قطعات نہیں ہیں دو اور چار کنال کے خریدار احباب کو چاہیئے کہ خود تشریف لاکر یا کسی مختار کے ذریعہ الاٹمنٹ حاصل فرمالیں:۔

عبدالرشید قریشی اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ دار الہجرت

درخواست ہائے دُعا

(۱) عاجز کی بیوی۔ بچہ اور والدہ بیمار ہیں۔ اُن کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (شاہ جی محمد اکبر تونگ زئی تحصیل ...)

(۲) میرے والدین کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ اور خاکسار بھی بیمار ہے احباب دعا کریں (شیخ محمد الاسلام طالب علم ... گورنمنٹ ہائی سکول ...)

(۳) میرے والد صاحب شیخ مسعود احمد رشید صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر ابیاد لاہور انفلوئنزا سے کافی روز سے بیمار ہیں۔ تمام بھائی بہنیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (۴) میری ہمشیرہ فہمیدہ رشید کوئٹہ میں کافی عرصہ سے خون کی کمی کی وجہ سے کمزور چلی آرہی ہیں احباب اور بہنیں اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (شیخ جمیل احمد رشید ۶ ٹالنٹن روڈ لاہور)

(۵) میرے عزیز بھائی عبد الحمید صاحب صدیقی ضلعدار محکمہ نہر کو بعض احمدیت کی وجہ سے دشمن دق کر رہے ہیں۔ اور طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا کرنے کے علاوہ ایک مقدمہ میں بھی اُلجھا رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں (خاکسار محمد اقبال صدیقی سٹیشن ماسٹر)

(۶) خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ بشیراں بیگم بعارضہ ٹائیفائڈ عرصہ پندرہ سولہ دن سے بیمار ہے بہو چا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد بھٹی متعلم الیف۔ اے تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۷) میرا بھتیجا مسمی غلام رسول عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ اور اب علاج کے لئے میو ہسپتال میں لایا ہوا ہے تمام احباب جماعت سے اور درویشان قادیان و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد عباس از بھگیانہ کلاں تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

(۸) شیخ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی لالہ موسیٰ اس وقت مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا فضل و کرم کرے۔ (بشیر احمد کارکن دفتر دار القضاء ربوہ)

(۹) میرا ایک بڑا بھائی اور میری ایک بھتیجی بعارضہ ٹی۔ بی عرصہ چار پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار غلام رسول ٹیلر ماسٹر ربوہ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت میاں گلاب الدین صاحب امام الصلوٰۃ چھوٹی مسجد شہر سیالکوٹ مورخہ ۲۵/۸ کو تین ماہ بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ پرانے صحابی تھے۔ نہایت صالح اور نیک اور تمام احکام شریعت کے پابند تھے۔ اور عرصہ ۲۸ سال بڑی باقاعدگی سے وقت پر نماز پڑھاتے رہے۔ رب دوست اور درویشان قادیان دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین (میاں محمد شفیع اوورسیر ہیڈ دیا ٹرڈ سیالکوٹ)

اطلاع اللہ رکھا صاحب آف گھٹیالیاں فسادات کے بعد بغیر اجازت قادیان گئے تھے۔ اور وہاں ایسے حالات انہوں نے پیدا کئے جن کی وجہ سے نظارت نے ان کو واپس بلایا۔ اور پھر ان کو اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی ان کی درخواست ہائے معافی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ”اعلان کیا جائے۔ ان کے سامنے معافی کی یہ شرط پیش کی گئی ہے کہ یہ وعدہ کریں کہ بغیر اجازت قادیان نہ جائینگے۔ مگر یہ لکھ کر نہیں دیتے۔ اس وقت تک انہیں جماعت میں شامل نہ کیا جائیگا مگر ان سے بول چال ہماری طرف سے منع نہیں۔ اگر کوئی بولے تو ہم اسے مجرم نہ سمجھیں گے۔“ (نظارت امور عامہ)

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

آرام دِہ سفر
لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دِہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔
چوہدری سردار خان منیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا:۔ حمل ضائع ہوجاتے ہوں۔ یا بچے فوت ہوجاتے ہوں۔ قیمت فی شیشی ۸/۱۲ روپے مکمل کورس پچیس روپے ۲۵ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے تازہ بیان پر اخبارات کا تبصرہ

روزنامہ مغربی پاکستان (۳۰ اگست)

لکھتا ہے :- "مسٹر لیاقت علی خاں کی تقریحات کے بعد جنہوں نے سر اوون ڈکسن کے مشن کی ناکامی پر ایک پریس کانفرنس میں کیں۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں نے ایک اخباری بیان میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لعل نہرو کے بیان پر مدلل بحث کی ہے جس میں چودھری صاحب نے واقعات - شواہد اور مضبوط دلائل کی بنا پر بھارت کی نامعقول روش ثابت کرنے میں وکیلانہ قابلیت اور زور خطابت دونوں کا بڑا اچھا مظاہرہ کر دکھایا ہے۔ چودھری صاحب نے بتایا کہ بھارت کی حکومت کشمیر کے مسئلے کے مذاکرات کے سلسلہ میں کس طرح خود اپنے دعووں اور اپنے وعدوں سے جو اس نے پاکستان کے ساتھ اور سکیورٹی کونسل کے ساتھ وقتاً فوقتاً کئے منحرف ہوتی رہی ہے۔ چودھری صاحب نے جوناگڑھ پر بھارت نے جارحانہ اقدام اور کشمیر پر بھارت کی فوج کشی کا موازنہ کر کے یہ ثابت کر دکھایا کہ جن اصولوں کی بنا پر بھارت کی حکومت نے جوناگڑھ پر قبضہ جمانے کو جائز قرار دیا تھا انہی اصولوں کی بنا پر کشمیر کے معاملے میں اس کی فوجی مداخلت اس کا جارحانہ اقدام ہے۔ جس دلیل کی بنا پر بھارت کی حکومت نے جوناگڑھ کے پاکستان کے ساتھ الحاق کو پاکستان کا غیر دوستانہ اقدام قرار دیا تھا۔ اسی دلیل سے بھارت کے ساتھ کشمیر کا الحاق پاکستان سے بھارت کا ایک غیر دوستانہ اقدام ہے ....

.... ہم چودھری صاحب کی تقریر کے تمام نقاط کا تذکرہ نہیں کرتے کیونکہ کشمیر - جوناگڑھ - حیدرآباد اور بعض دوسرے امور کے سلسلہ میں بھارت کی روش کی نامعقولیت اس قدر واضح روشن اور مسلم ہو چکی ہے کہ دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی اور پنڈت نہرو کے موجودہ اظہارات نے تو صاف ظاہر کر دیا ہے کہ بھارت کی حکومت دلائل کی قائل نہیں۔ وہ کشمیر پر غاصبانہ قبضہ جمائے رکھنے کا عزم صمیم کئے ہوئے ہے ۔"

روزنامہ زمیندار ۳۰ اگست رقمطراز ہے

پاکستان کے وزیر خارجہ کے مدلل اور مسکت جواب سے پنڈت جی پر واضح ہو چکا ہو گا کہ کشمیر کے آئینہ میں واقعات کی شکل و صورت الٹی کس کو دکھائی دیتی ہے؟ چند روز ہوئے پنڈت جی نے دہلی میں ایک پریس کانفرنس طلب کی جس میں ڈکسن کی ناکامی کا رونا روتے ہوئے بار بار الائس نام ایک انگریز لڑکی کا تذکرہ چھیڑا جس کو پرستان میں جا کر ہے آئینہ میں ہر چیز الٹی نظر آتی تھی۔ ہم کو اس نفسیاتی بحث سے غرض نہیں۔ کہ پنڈت جی کا دماغ "حیرت کدے" کے مرحلے سے یوں گذر رہا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وزارت عظمیٰ کے کاروبار نے ان کے حافظہ پر غیر معمولی طور پر ناگوار اثر ڈالا ہے۔ ورنہ ان کو یہ بھی یاد نہ رہتا کہ پاکستان کی فوجیں کشمیر کی سرحد پر اس وقت پہنچی ہیں۔ جب بھارت کی فوجیں سرینگر میں داخل ہو چکی تھیں۔ اس کے علاوہ پنڈت جی نے کہا ہے۔ کہ بھارت نے کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا۔ جس کی پابندی اس نے نہ کی ہو حالانکہ حقائق و واقعات شاہد ہیں۔ کہ بھارت نے ہر مرحلہ پر اتحادی قوموں کی تجاویز کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ اور توپ و تفنگ کے ذریعہ سے اس عہد و پیمان کی دھجیاں اڑائیں۔ جو "ثالث" کی مساعی سے دونوں مملکتوں کے درمیان قرار پایا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ پنڈت جی مسئلہ کشمیر کو پرامن ذرائع سے حل کرنا نہیں چاہتے بلکہ ایک ایسی فضا تیار کرنے کے خواہشمند ہیں۔ جو طرفین کو خود بخود جنگ کے سمندر پر لا کھڑا کریگی۔ ہمیں اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل پر "حسن ظن" نہیں ہے۔ لیکن اسے بھارت کی نیت کا ...

خدا ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق دے

(چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کا پیغام)

پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے یوم پاکستان کے موقعہ پر روزنامہ انجام کو حسب ذیل پیغام روانہ فرمایا تھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - آج پاکستان نے اپنی آزادی کے تین سال مکمل کئے ہیں - یہ موقع ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے افضال اور احسانات کی یاد کا بھی ہے - تاکہ ہم اس کا شکریہ ادا کریں - اور اپنے تئیں اپنی ذمہ داریوں کے محسوس کرنے کا بھی ہے - تاہم اپنے فرض کی ادائیگی اور ان قربانیوں کے لئے جو ہم سے طلب کی جا رہی ہیں - اور طلب کی جانے والی ہیں - اپنے تئیں مستعدی کے ساتھ آمادہ کر سکیں - آزادی بذات خود .... مد نہیں - البتہ ہمارے مقاصد کے حصول کے لئے ایک ضروری ذریعہ اور آلہ ہے - اور اس کا صحیح شکریہ یہی ہے - کہ ہم اس کا صحیح استعمال کر کے ہر روز اپنے تئیں اپنے مقاصد کے حصول اور ان کی تکمیل کی طرف بڑھتے جائیں ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے ۔ کہ جو کچھ وہ ہم سے چاہتا ہے - ہم اسے پورے طور پر ادا کرنے والے ہوں - آمین (خاکسار محمد ظفر اللہ خان)

اقوام متحدہ کا ادارہ اقتداری سیاست کا آلہ کار ہے

بغداد ۲۹ اگست :- سابق عراقی وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد فاضل الجمالی نے یہاں اسٹار کو بتایا - کہ اقوام متحدہ میں فلسطین کا مسئلہ دوبارہ پیش کرنا بالکل بے سود ہے - سوا اس کے کہ جنرل اسمبلی کو عرب اپنے مسائل کے پروپیگنڈے اور صیہونی زیادتیوں کی خوب توضیح کا پلیٹ فارم بنانا چاہتے ہیں - اس میں کوئی شبہ نہیں ہے - کہ اقوام متحدہ کے میثاق کے اصول عربوں کے موافق ہے - لیکن اقوام متحدہ ہر موقع پر اپنے اصولوں پر قائم نہیں رہتی --- دراصل اقوام متحدہ اقتداری سیاست کی آلہ کار بن گئی ہے اور فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کی جو تجاویز عربوں کے موافق نہیں اس پر ان لئے عمل نہیں ہوا - کیونکہ بڑی طاقتوں نے ایسا ہونا نہیں چاہا - عرب بڑی طاقتوں خصوصاً برطانیہ اور امریکہ سے سمجھوتہ نہ کر سکے -

بصرہ میں تیل کے چشموں کی دریافت

بغداد ۲۹ اگست :- معلوم ہوا ہے - کہ عراق پٹرولیم کمپنی نے الزبیر کے علاقہ میں ابتدائی انتظامات مکمل کر لئے ہیں - وہاں پانچ نئے چشمے دریافت ہوئے ہیں - ایک چشمہ ارٹووا اور ایک نفز عمر میں بھی دریافت ہوا ہے - کہا جاتا ہے کہ ارٹووا کے چشمہ میں تیل بہ افراط موجود ہے - بقیہ آٹھ چشموں پر بھی جلد ہی کام شروع ہونے والا ہے - (اسٹار)

لبنانی ہسپانیہ میں کام کرینگے

بیروت ۲۹ اگست - ہسپانوی حکومت نے لبنانی وزارت خارجہ کو مطلع کیا ہے - کہ لبنانیوں کو اس کی اجازت ہوگی - کہ وہ ویزا کی پابندیوں کے بغیر ہسپانیہ میں کام شروع کر دیں - ہسپانوی حکومت نے یہ درخواست بھی کی ہے - کہ باہمی تبادلہ کی بنا پر انتظامات کئے جائیں - معاملہ مجلس امور کی وزارت کے زیر غور ہے -

--- بغداد ۲۹ اگست :- وزیر تعلیم السعید عمر کی رخصت پر غیر حاضری میں ان کی جگہ پر السعید جمیل العرفاجی کام کریں گے - (اسٹار)

عراق ریلوے میں پناہ گزینوں کی روزگار

بغداد ۲۹ اگست :- عراقی ریلوے کا محکمہ تکنیکی آسامیوں میں فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کو مقرر کرنے کی تجویز کر رہا ہے - (اسٹار)

اقوام متحدہ کا عرب ممالک پر بقایا

لیک سکیس ۲۹ اگست :- یہاں کے اعلان کے مطابق جولائی کے آخر میں عرب ممالک پر اقوام متحدہ کی حسب ذیل رقوم واجب الادا ہیں - مصر میں ۳,۷۶۶,۲ ڈالر عراق ۶۵۰,۵۶ ڈالر شام ۴۰۰,۴۱ ڈالر اور یمن ۴۸,۷۴۸ ڈالر سعودی عرب اور لبنان کا حساب صاف ہے (اسٹار)

پاکستان اور برطانیہ کی تجارت میں اضافہ

لندن ۲۹ اگست :- ۱۹۵۰ء کے ابتدائی چھ مہینوں کے جو اعداد و شمار بورڈ آف ٹریڈ نے شائع کئے ہیں - ان سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان سے برطانیہ کی درآمد میں ۶,۰۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ کا اضافہ اور پاکستان کو برطانیہ کی برآمد میں ۱۳,۰۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ کا اضافہ ہوا ہے - اس مدت میں برطانیہ نے ۱۹۴۹ء کے پہلے ششماہی کے ۸۵,۰۳۲,۴۴ پاؤنڈ کے مقابلہ میں ۸۵,۰۷۶,۴۸ پاؤنڈ کا پاکستانی سامان خریدا اور گذشتہ سال کے ۸۹,۹۵,۸۹,۷۹,۱ پاؤنڈ کے مقابلہ میں ۳۲,۳,۲۸,۹۳,۱ پاؤنڈ کا سامان پاکستان کو فروخت کیا - چار خام - اون اور کھال اور چمڑے کی خریداری میں اضافہ ہوا لیکن کپاس کی خریداری کم ہو گئی - ۱۹۴۹ء کے مقابلہ میں پاکستان کو برطانیہ کی بیشتر برآمدات میں اضافہ ہوا - لیکن سوتی دھاگہ اور اس کی مصنوعات میں کمی ہو گئی

--- نیویارک ۲۹ اگست :- کوریائی جنگ کے سائنسی اور منطقی مسائل کو حل کرنے کے لئے امریکیوں نے مشینی آدمی کا استعمال شروع کیا ہے - یہ مشینی دماغ ہے - جس کی نمائش گذشتہ ہفتے کیلی فورنیا یونیورسٹی میں ہوئی تھی اس دماغ کو فوراً فوجی مسائل حل کرنے کا کام دیا جا رہا ہے -

حب اطہر (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ پورے چودہ روپے ۱۲-۱۳ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ